السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ ہمارے ان اماموں اور مؤذن بھائیوں کو کیا نصیحت فرماتے ہیں جو وزارۃ الحج والاوقاف اور جماعت مسجد کی موافقت کے بغیر کسی کو اپنا قائم مقام بنا کر سفر ([1]) پر جاتے ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ بسا اوقات ایسے شخص کے ذمہ یہ کام سونپا جاتا ہے کہ جو اس کا اہل نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض ملازمین و کارکنان حکومت بغیر اجازت کے اپنے ذمے کا کام چھوڑ کر طلب ثواب اور نماز کی فضیلت کے حصول اور عمرہ کی غرض سے چلے جاتے ہیں؟

سائل کی مراد سفر سے عمرہ کا سفر ہے۔ (18)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ان کا اپنے کام پر موجود رہنا عمرہ کے لیے جانے سے افضل ہے کیونکہ وہ اپنے کام پر باقی رہ کر اپنے اوپر واجب ذمہ داری کو نبھائیں گے جس میں کوتاہی کرنے پر گناہ لازم آئے گا اور عمرے کے لیے جانا ایک نفلی عبادت ہے جس کے چھوڑنے پر ان پر کوئی عتاب نہیں۔

لہٰذا ان تمام بھائیوں سے ہماری ناصحانہ گزارش ہے جنہوں نے یہ کام صرف طلب ثواب کے لئے کیا ہے کہ ثواب و اجر آپ کی اپنی ملازمت اور اعمال واجبہ کی ادائیگی میں ہے اور آپ کا اپنے واجب کو چھوڑ کر عمرہ کے لئے جانا ثواب کے مقابلے میں گناہ سے زیادہ قریب ہے۔

[فتاویٰ مکیہ]

صفحہ 29

محدث فتویٰ